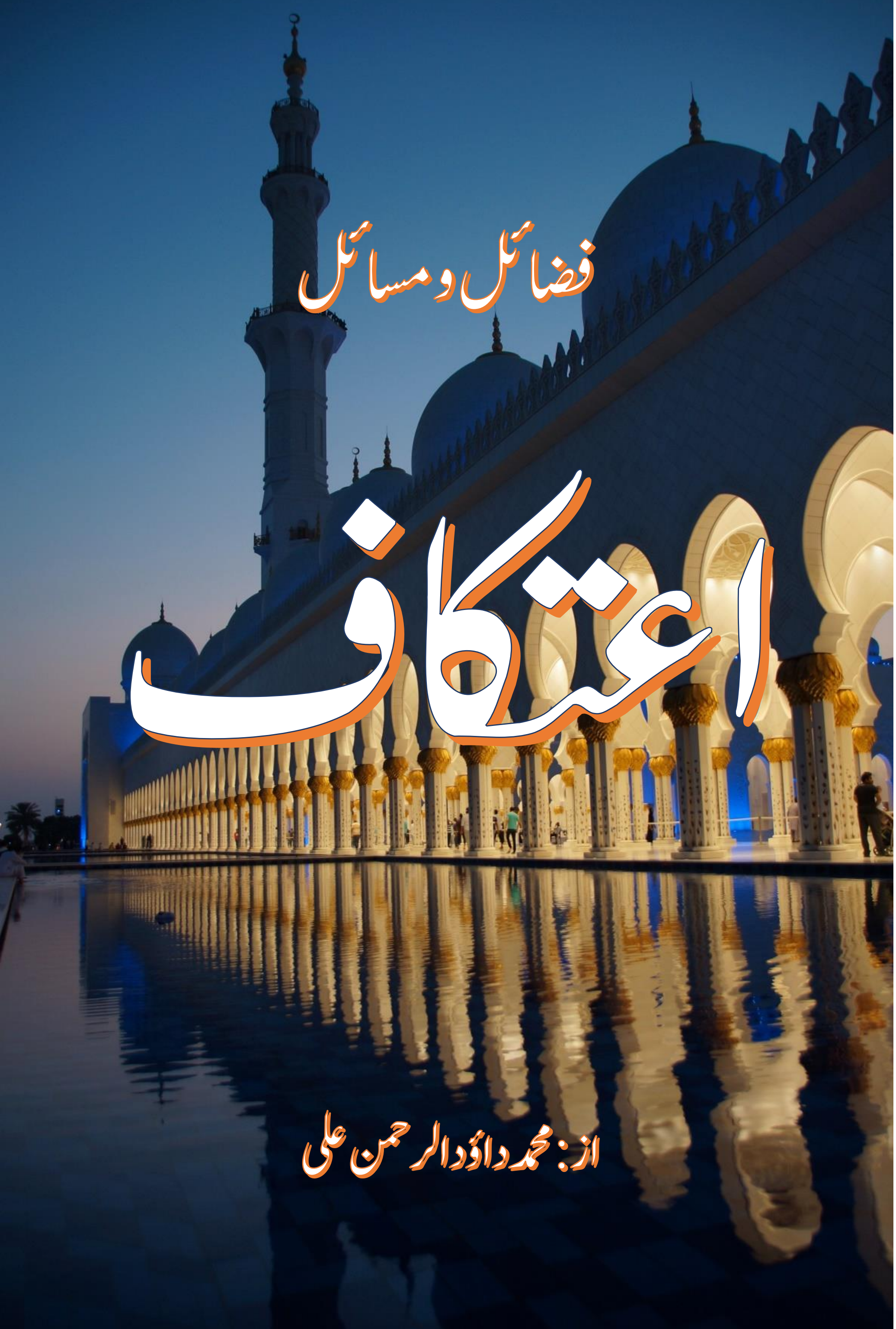


فضائل و مسائل

اعتکاف

از: محمد داؤد الرحمن علی

فضائل ومسائل اعتکاف



از قلم: محمد داؤدالرحمن علی

فہرست مضامین

فضائل ومسائل اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی ایک اہم خصوصیت اعتکاف ہے۔اعتکاف کی عبادت ایک ایسی عبادت ہے کہ اس میں انسان ہمہ وقت عبادت میں شمار ہوتا ہے کواہ وہ جاگ رہاہو یاسو رہاہو۔اعتکاف اللہ رب العزت کی بندی بجا لانے کاایک منفرد طریقہ ہے جس میں مسلمان دنیاکے ہر مشاغل،مصروفیات،کاروبار الغرض ہر معمول سے بلکل لا تعلق ہو کراللہ رب العزت کے گھر یعنی مسجد میں گوشہ نشین ہو جاتاہے۔دل آستانہ الٰہی پر جھک جاتاہے اور زبان ذکرالٰہی سے تر ہو جاتی ہے،اعتکاف ایک جامع عبادت ہے،اعتکاف کی حقیقت خالق ارض وسماء ومالک الملک کے دربار عالی میں پڑ جانے کا نام ہے۔اعتکاف عاجزی ومسکنت اور تضرع وعبادت سے اللہ کی رضاو خوشنودی حاصل کرنے کابہترین کا ذریعہ ہے۔اعتکاف دراصل انسان کی اپنی عاجزی کااظہار واللہ رب العزت کی کبریائی اوراس کے سامنے خود کوسپردگی کا امکان ہے۔

1. اعتکاف کامعنی:

اعتکاف کالغوی معنی "رکنااور قیام کرنا" ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں "اعتکاف" ثواب کی نیت سے مسجد میں رکنے کا نام ہے۔[1]

2. اعتکاف کی حقیقت:

اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یکسو ہو کر اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہو جائے اس کے در پر (یعنی مسجد کے کسی کونے میں) بیٹھ جائے اور سب سے الگ تنہائی میں اللہ رب العزت کی عبادت وذکر واذکار میں مشغول ہو جائے۔[2]

3. فضائل اعتکاف:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے شروع کے دس دن کا اعتکاف کیا، پھر فرمایا کہ میں نے شبِ قدر کی تلاش میں شروع کے دس دن کا اعتکاف کیا، پھر درمیان کے دس دن کا اعتکاف بھی اسی واسطہ کیا تھا، پھر مجھے کسی بتانے والے (فرشتے) نے بتایا کہ وہ آخری دس دن میں ہے، (اس لیے آخری دس دن کا اعتکاف کرنا ہے) جو شخص تم میں سے اعتکاف کرنا چاہے کرلے، چنانچہ آخری دس دن کا اعتکاف فرمایا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا۔[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معتکف کے بارے میں ارشاد فرمایا:

---

(1) الجوھرۃ النیرۃ، 1/175 کتاب الصوم ط: قدیمی

(2) معارف الحدیث، جلد ۵ ص ۱۱۷

(3) مسلم، 1/370، ط قدیمی

"اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور (جن نیکیوں میں وہ اعتکاف کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکتا، جیسے کہ جنازہ، تدفین، عیادت وغیرہ) ان میں اس کے لیے اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کرنے والے کے لیے لکھی جاتی ہیں۔"(4)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ فرمادیتے ہیں جن کی مسافت زمین و آسمان کی مسافت سے زیادہ ہے۔"(5)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کے اعتکاف کرنے کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔"(6)

4. اعتکاف کی اقسام:

اعتکاف تین قسموں کا ہوتا ہے، واجب، سنت اور نفل۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت ہے، باقی دنوں کا اعتکاف نفل ہے، اور اگر کچھ دنوں کے اعتکاف کی منت مان لے، تو ان دنوں کا اعتکاف واجب ہو جاتا ہے۔(7)

---

(4) ابن ماجہ، باب فی ثواب الاعتکاف: ۱۷۸۱

(5) طبرانی

(6) البیہقی، 1/220

(7) ھندیۃ، 1/274، ط رشیدیہ

5. اعتکاف کا مقصد:

اعتکاف کا مقصد شب قدر کی تلاش اور اس کی فضیلت کو حاصل کرنا ہے، اعتکاف کی حالت میں چونکہ پورا وقت مسجد میں گزرتا ہے، اس لیے اعتکاف کی حالت میں سونا اور آرام کرنا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے، اس لیے ہمیشہ اعتکاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

6. ازواجِ مطہرات کا اعتکاف:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے تھے، وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں۔[8]

واضح رہے کہ ازواجِ مطہرات اپنے کمروں میں اعتکاف فرماتی تھیں، مسجد میں نہیں، اور خواتین کے لیے اعتکاف کی جگہ ان کے گھر کی وہی جگہ ہے، جو انہوں نے نماز کے لیے مقرر کر رکھی ہے، اگر گھر میں نماز کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر نہیں ہے، تو اعتکاف کرنے والی خواتین کو اعتکاف کی جگہ مقرر کر لینی چاہیے۔[9]

(8) صحیح بخاری، 1/271، ط قدیمی

(9) مرقاۃ المفاتیح، 4/523، ط حقانیہ، الھندیہ، 1/211، ط رشیدیہ

7. مسائل اعتکاف:

7.1 احاطہ مسجد اور مسجد میں فرق:

مسجد کا اطلاق صرف چار دیواری، فرش اور صحن ہی پر ہوتا ہے، اور وہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، اس کے علاوہ جو مسجد کی زمین کا احاطہ ہوتا ہے، وہ مسجد نہیں ہوتی، اس لیے معتکف کے لیے مسجد سے نکل کر احاطہ مسجد میں جانا جائز نہیں ہے، اور اگر وہاں چلا گیا، تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ جب کسی مسجد میں اعتکاف کرنا ہو، تو پہلے مسجد کے متولی یا امام صاحب یا کسی عالمِ دین سے یہ معلوم کرلے کہ اصل مسجد کہاں تک ہے، کیونکہ مسجد ہمیشہ سب سے باہر کے دروازے تک ہی نہیں ہوتی ہے، مسجد اور چیز ہے، اور اس کا احاطہ اور چیز ہے، اس لیے جو حصہ شرعی مسجد کی حدود سے باہر ہو، وہاں پر اعتکاف کے دوران نہ جایا کرے۔[10]

7.2 معتکف کا تلاوت وغیرہ کے لیے وضو کرنا:

اگر معتکف کے لیے مسجد کے اندر بیٹھ کر وضو کرنے کی کوئی ایسی جگہ ہو کہ پانی مسجد سے باہر گرے، مثلاً: معتکف مسجد کی حدود کے اندر رہے اور وضو کا پانی باہر زمین پر یا نالی پر گرے، یا کوئی ایسے بڑے ٹب یا برتن کی سہولت ہو کہ وضو کا پانی اس میں گرایا جائے، اور اسے وضو کے بعد کسی ذریعہ سے باہر ڈال دیا جائے، تو پھر معتکف کو وضو کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں ہے، اور اگر ایسی جگہ نہیں ہے، تو مسجد سے باہر جا کر وضو کرنا جائز ہے، خواہ فرض نماز کے لیے ہو، یا نفل یا تلاوت کے لیے، سب کا یہی حکم ہے۔ اگر مسجد سے متصل کوئی نالی ہو، یا پانی مسجد سے باہر جا کر گرنے کا راستہ ہو، مثلاً: مسجد کی حد کے اندر بیسن لگا ہوا ہو اور پانی نالی کے ذریعہ مسجد سے باہر چلا جاتا ہو، تو اس طرح وضو کرے کہ پانی

(10) الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، 5/223، ط وزارۃ الاوقاف الکویت

مسجد میں نہ گرے، بلکہ نالی کے ذریعہ مسجد سے باہر گرے، تو یہ جائز ہے۔ یاد رہے کہ مسجد میں پانی گرانا جائز نہیں ہے، اور غیر معتکف کے لیے کسی صورت میں مسجد میں وضو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔(11)

7.3 مسجد میں پانی ختم ہو جائے:

مسجد میں وضو کا پانی ختم ہو گیا، تو جہاں سے جلدی لا سکتا ہو، وہاں جا کر پانی لا سکتا ہے، اور اگر گھر جانا پڑے، تو گھر بھی جانا جائز ہے، خواہ وہیں وضو کر کے آ جائے یا مسجد میں آ کر وضو خانے پر بیٹھ کر وضو کر لے، درمیان میں کہیں بلا ضرورت نہ ٹھہرے۔(12)

7.4 معتکف کو احتلام ہو جائے تو کیا کرے؟

معتکف کو اگر احتلام ہو جائے، تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، معتکف کو چاہیے کہ آنکھ کھلتے ہی تیمم کرے، جس کے لیے یا تو پہلے ہی سے ایک کچی یا پکی اینٹ رکھ لی جائے، ورنہ مجبوری کی وجہ سے مسجد کے صحن یا دیوار پر ہاتھ مار کر مسنون طریقہ کے مطابق تیمم کرے، پھر غسل کا انتظام کرے۔(13)

سردیوں میں احتلام ہو جائے اور ٹھنڈے پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو، اور مسجد میں گرم پانی کا انتظام نہ ہو، تو معتکف تیمم کر کے مسجد میں ہی رہے اور اپنے گھر اطلاع کر دے، تا کہ گرم پانی کا انتظام ہو جائے، اگر قرب و جوار میں کوئی گرم حمام ہو، تو قریب والی دکان پر غسل کر کے آ سکتا ہے، اگر ہو سکے تو حمام والے کو اپنے آنے کی اطلاع کر دے اور غسل کر کے فوراً واپس آ جائے۔(14)

---

(11) الھندیۃ، 1/213، ط رشیدیہ البحر الرائق، 2/303، ط سعید

(12) البحر الرائق، 2/301، ط سعید

(13) البحر الرائق، 1/195، ط سعید

(14) الھندیۃ، 1/28، ط رشیدیہ

7.5 اعتکاف میں نہانے کا حکم:

اعتکافِ مسنون میں غسلِ واجب کے علاوہ کسی اور غسل کے لیے مسجد سے نکلنا درست نہیں ہے۔ ٹھنڈک کے لئے غسل کی نیت سے جانا معتکف کے لئے جائز نہیں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جب پیشاب کا تقاضا ہو تو پیشاب سے فارغ ہو کر غسل خانے میں دو چار لوٹے بدن پر ڈال لیا کریں، جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے، اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجایا کریں، الغرض غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، طبعی ضرورت کے لئے جائیں تو بدن پر پانی ڈال سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر گرمی کی وجہ سے غسل کی شدید ضرورت ہو تو مسجد میں بڑا برتن رکھ کر اس میں بیٹھ کر اس طرح غسل کر لے کہ استعمال کیا ہوا پانی مسجد میں نہ گرے، یا تولیہ بھگو کر نچوڑ کر بدن پر مل لے، اس سے بھی ٹھنڈک حاصل ہو جائے گی۔[15]

7.6 تیمارداری کے لیے جانا:

معتکف کی بیوی، والدین یا اولاد سخت بیمار ہو گئے، ان کی تیمارداری کے لیے کوئی نہیں، اور معتکف مجبور ہو کر ان کی تیمارداری کے لیے مسجد سے باہر نکلا، تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اگرچہ گنہگار نہیں ہو گا، لیکن قضا لازم ہو گی۔[16]

7.7 معتکفہ عورت کا کھانا بنانا اور گھر والوں کے ساتھ سحری اور افطاری کرنا:

عورت اپنے گھر والوں کے لیے اعتکاف کی جگہ میں رہتے ہوئے کھانا بھی پکا سکتی ہے اور ان کے ساتھ مل کر اعتکاف کی جگہ پر سحری اور افطاری بھی کر سکتی ہے، لیکن اپنے اعتکاف کی جگہ سے باہر نکل کر گھر والوں کے لیے سحری اور کھانا وغیرہ نہیں بنا سکتی، اور نہ ہی اعتکاف کی جگہ سے باہر نکل کر گھر والوں کے ساتھ سحری و افطاری کر سکتی ہے۔ اگر

---

(15) کذا فی فتاوی عثمانی، 2/196، رد المحتار، 2/446، ط سعید

(16) الھندیہ، 1/212، ط رشیدیہ

عورت اکیلی ہو، اور اس کے لیے کوئی کھانا بنانے والا موجود نہ ہو، تو ایسی صورت میں اعتکاف سے باہر نکل کر اپنے لئے کھانا بنانے کی گنجائش ہے، لیکن اس صورت میں بھی بہتر یہی ہے کہ وہ اپنی جگہ ہی پر کھانے پکانے کا نظم بنائے اور مجبوری کی صورت میں اگر نکلنا پڑے تو جلد از جلد کام کو نمٹا کر اپنے اعتکاف کی جگہ پر پہنچنے کی کوشش کرے۔[17]

7.8 اعتکاف کے دوران عورت کا حیض شروع ہو جائے، تو کیا کرے؟

اگر کوئی عورت اعتکاف میں بیٹھے، اور اعتکاف کے دنوں میں اس کے حیض کے دن شروع ہو جائیں، تو اعتکاف ختم ہو جائے گا، کیونکہ اعتکاف کے لئے حیض وغیرہ سے پاک ہونا ضروری ہے، البتہ جس دن حیض آیا ہے، اس ایک دن اور ایک رات کے اعتکاف کی قضا کرنا لازم ہو گا۔[18]

7.9 معتکف کا ڈاکٹر کے پاس جانا:

اگر معتکف اس قدر بیمار ہو کہ ڈاکٹر کے پاس جائے بغیر کوئی چارہ نہ ہو، اور وہ مسجد سے نکل کر ڈاکٹر کے پاس چلا جائے، تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہو گی، البتہ گناہ نہیں ہو گا۔[19]

7.10 معتکف کا جمعہ کے غسل کے لئے نکلنا:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اس میں واجب غسل کے علاوہ جمعہ وغیرہ کے غسل کے لئے نکلنے کی اجازت نہیں ہے، اگر نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، ایک دن ایک رات اعتکاف کی قضا روزے کے ساتھ کرنا لازم ہو گا۔[20]

---

(17) الھندیۃ، 211/1

(18) ھندیۃ، 1/211، ط رشیدیہ

(19) البحر الرائق، 2/302-303 ط: سعید

(20) الدر المختار، 2/444-445، ط: سعید

7.11 اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم:

اگر کوئی شخص رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھے اور اس کا اعتکاف کسی عذر کی وجہ سے ٹوٹ جائے، تو جس دن کا اعتکاف فاسد ہوا ہو، اسی روز کی قضا واجب ہو گی، پھر اگر رمضان کے کچھ ایام باقی ہوں، تو ان میں وہ قضا کی نیت کر کے ایک دن اور ایک رات کا اعتکاف کر سکتا ہے، ورنہ جب موقع ہو، ایک نفلی روزہ رکھ کر اس ایک دن ایک رات کے اعتکاف کی قضا کر لے۔[21]

نفل اعتکاف کی قضا واجب نہیں، کیونکہ نفل اعتکاف مسجد سے نکلنے سے نہیں ٹوٹتا، بلکہ ختم ہو جاتا ہے اور اعتکاف ختم ہونے کی صورت میں قضا لازم نہیں ہوتی۔[22]

نذر کا اعتکاف خواہ معین ہو یا معین نہ ہو، ٹوٹ جانے کی صورت میں نئے سرے سے تمام دنوں کی قضا روزے کے ساتھ لازم ہو گی، کیونکہ نذر کے اعتکاف میں تسلسل لازم ہے۔[23]

8. اعتکاف کے فوائد:

1) اعتکاف کرنے والے کے لیے شب قدر کو تلاش کرنا آسان ہے۔
2) اعتکاف کرنے والے کو مسجد سے اُنسیت پیدا ہوتی ہے اور اس کا دل مسجد میں اٹکنے لگ جاتا ہے جو روز محشر عرش کا سایہ پانے کا ذریعہ ہے۔
3) اعتکاف کرنے والے کو شب بیداری، تہجد، نوافل کی عادت ہو جاتی ہے
4) اعتکاف کرنے والے کو دنیا سے بے رغبتی، اللہ کی طرف توجہ اور ذکر اللہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے

---

(21) الشامی، 2/444، ط سعید

(22) الھندیۃ، 1/214، ط رشیدیہ

(23) البحر الرائق، 2/306، ط سعید

5) اعتکاف کرنے والے کو فضول گوئی، نفسانی خواہشات اور گناہ سے بچنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔
6) اعتکاف کرنے والے کو خلوت و تنہائی میسر آجاتی ہے جس میں وہ ندامت کے آنسو بہا کر توبہ کرنے کے مواقع میسر ہو جاتے ہیں
7) اعتکاف کرنے والے کو جائز دُنیاوی اُمور اور مرغوب چیزیں چھوڑنے کی بنا پر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے۔
8) اعتکاف کرنے والے کے دل کی اصلاح اور اس کے دل میں فکر آخرت پیدا ہوتی ہے۔
9) سنت سمجھ کر اعتکاف میں بیٹھنے والے کے دل میں محبت اور عشق رسول ﷺ کے جزبات پیدا ہوتے ہیں۔
10) اعتکاف کرنے والے میں زندگی تبدیل کرنے اور اپنے آپ کو شریعت مطہرہ کے سانچے میں ڈھالنے کا جزبہ پیدا ہوتا ہے۔

9. معتکف سے چند گزارشات:

1) ہمہ وقت اللہ کی طرف رجوع رکھیں، اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائیں، اللہ رب العزت کے سامنے دست بازو پھلائیں، گڑگڑائیں، تلاوت قرآن کریں، ذکر اللہ میں مشغول ہو جائیں۔
2) یہ وقت ہوتا ہے اللہ کو راضی کرنے کا، اپنے گناہ بخشوانے کا، اللہ کی طرف لو لگانے کا، اللہ سے مانگنے کا، اللہ کا منانے کا، رب کے سامنے سر بسجود ہو جانے کا۔
3) اس وقت کو غنیمت جانیں، سُو کر، دوستوں کو بلا کر گپ شپ لگا کر، یا موبائل پر وقت کو گزارنے کا موقع نہیں اگر یہ قیمتی موقع ان فضول کاموں میں ضائع کر دیا تو یاد رکھیے گا کہ رمضان آجائے گا پر شاید ہم نہ ہونگے، یہ موقع نہ ہوگا، یہ لمحات نہ ہونگے۔
4) جو وقت ملا اس کو غنیمت جان کر اس سے مکمل استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
5) اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ معتکف مسجد کے آداب کا مکمل خیال کرے۔

6) مسجد میں فضول بحث و مباحثہ سے اجتناب کرے۔

7) مسجد میں سیاسی گفتگو سے پرہیز کرے۔

8) مسجد میں عبادات اور اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔

9) مسجد میں دوست احباب کی مجلس سجا کر گپ شپ لگانے سے مکمل اجتناب کرے۔

10) مسجد کی صاف ستھرائی کا ضرور خیال رکھے۔

11) مسجد میں ضرورت کے علاوہ موبائل فون کے استعمال سے اجتناب کرے۔

12) مسجد میں بوقت نماز، نماز تراویح میں خیمہ میں بستر لگا کر سونے سے مکمل پرہیز کرے۔

دعا ہے اللہ پاک ہم سب کو سنت کے مطابق اعتکاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ان لمحات سے مکمل استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔